

یا رسول اللہ ﷺ
یا اللہ جل جلالہ
خطبۃ الجمعۃ
موضوع
تعلیماتِ غوث اعظم 2
تاریخ
17 اکتوبر
سنہ 2025 عیسوی
بحکم
سجادہ نشین
دربار عالیہ میرا شریف
بفیضانِ نظر
خواجگان
میرا شریف
زیرِ نگرانی
مفتی
محمد عمر حیات
بندیالوی
برائے ایصالِ ثواب
والدہ
مرحومہ مغفورہ
علم دین مصطفائی
مولف
حافظ علم دین مصطفائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَلَا تُطِعْ
مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰىہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

دل و جان تجھ پر فدا غوث اعظم، میرے رہبر و رہنما غوث اعظم
سراپا کرم کی گھٹا غوث اعظم، محمد کے گھر کی ضیا غوث اعظم
علی، فاطمہ اور حسین و حسن کا، جہاں میں تو ہے دلربا غوث اعظم
تیرا فیض جاری یہاں روز شب ہے، نہیں بند راہ عطا غوث اعظم
مصیبت کے ماروں کا تو آسرا ہے، غریبوں کے دکھ کی دوا غوث اعظم
ملی دین و دنیا کی دولت تجھی سے، سبھی کا ہے تو پیشوا غوث اعظم
سر بزم یہ تیری شان اللہ اللہ، کریں تجھ پہ رشک اولیا غوث اعظم
مجھے بھیک کچھ تو پئے فاطمہ دے، میں ہوں تیرے در کا گدا غوث اعظم
ہوئے جس سے ظاہر ہیں وحدت کے جلوے، ہے وہ پر تو مصطفیٰ غوث اعظم
اٹھاؤں نہ سجدوں سے اپنی جبیں کو، ملے گر ترا نقش پا غوث اعظم
حوادث کے ہاتھوں نہ ڈوبے سفینہ، مدد کو ذرا میری آ غوث اعظم
بڑھے ہاتھ رومی کا تیری طرف ہی، اسے اپنا منگتا بنا غوث اعظم

بعد از حمد و صلوٰۃ... انتہائی واجب الاحترام بزرگو، دوستو اور نوجوان ساتھیو!

عصر حاضر کے انسان نے سائنسی، صنعتی اور اقتصادی ترقی کی جن منزلوں کو چھولیا ہے،

آج سے فقط سو سال پہلے کے انسان کو اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ جدید ترین ذرائع ابلاغ نے دنیا بھر کو ایک گاؤں کی صورت دے دی ہے۔ دنیا بھر میں کہیں کوئی اہم واقعہ رونما ہوتا ہے تو یہ خبر دنیا بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہے لیکن آج کا انسانی معاشرہ تمام تر ترقی کے باوجود کھوکھلے پن کا شکار ہے۔ تیز ترین ذرائع آمدورفت اور جدید ترین ذرائع ابلاغ کے باوجود معاشرہ انسانیت، ہمدردی، اخلاقی اقدار اور قربتوں سے محروم ہو کر بے انصافی، عدم مساوات اور بے اطمینانی کی گہری کھائی میں گرا ہوا ہے۔ آخر اس مرض کی دوا کیا ہے؟

**برادرانِ اسلام!** خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ نبوت و رسالت کا سلسلہ اپنے کمال اور اختتام کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی کے دین کو سربلند رکھنے اور اپنے حبیب ﷺ کی امت کو نئے ولولوں اور حوصلوں سے آشنا کرنے کے لئے امت مسلمہ کو عظیم شخصیات سے نوازا۔

**برادرانِ اسلام!** جب بھی امت مسلمہ علمی، عملی، روحانی اور سیاسی زوال کا شکار ہوئی، اللہ تعالیٰ نے مسلم امہ کو کسی ایسے فرد سے نوازا جس کے وجود نے صحراؤں کو گلشن بنا دیا اور مسلمانوں کو سر اٹھا کر جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ اس بات کی نشاندہی سرور دو عالم ﷺ یوں فرما گئے ہیں: إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا. ”اللہ تعالیٰ اس امت کی (سربلندی کے لئے) ہر صدی کے آغاز میں ایسی

شخصیت کو پیدا فرماتا ہے جس کے ذریعے تجدید و احیائے دین کا فریضہ سرانجام پاتا ہے"۔ (سنن ابی داؤد: 4291)

قطب ربانی سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی ایسی ہی حیات آفرین شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ جن کی کتاب زیست کا ایک ایک ورق خزاں رسیدہ چمن کے لئے باد بہاری کا ایک خوشگوار جھونکا ہے۔ آپ کی تعلیمات نے عالم اسلام کے مرکز بغداد میں ٹوٹ پھوٹ کے شکار معاشرے کو حیات نو کا مژدہ سنا کر مسلم امہ کے نحیف و ناتواں بدن میں نئی روح پھونک دی۔ تب سے اب تک آپ کی تعلیمات امت مسلمہ کو روح کی غذا فراہم کر رہی ہیں۔ عصر حاضر میں آپ کی نورانی تعلیمات ماضی کی نسبت زیادہ اہم ہوگئی ہیں کیونکہ مادیت بھی ماضی کی نسبت کہیں زیادہ قوت کے ساتھ انسانیت اور اخلاقی اقدار کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ ایسے حالات میں سکون نا آشنا دلوں سے خودغرضی، لالچ اور مال کی محبت کو نکال کر محبت، ایثار اور سکون سے ہمکنار وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے دل و دماغ قرآن و حدیث کی روح سے آشنا ہوں۔ آج بھی اگر مسلم امہ حضرت غوث الاعظمؒ کی ان حیات آفرین تعلیمات کو اپنا لے جو قرآن و حدیث کے صحیح فہم پر مبنی ہیں تو آج بھی عالم اسلام اپنی تمام محرومیوں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

**برادرانِ اسلام!** حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے تقریباً چونتیس سال بعد چھٹی صدی کے آغاز میں رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دینے

کے لئے میدان کارزار میں اتر چکے تھے۔ آپ کا دور مسلمانوں کے سیاسی نشیب وفراز، مذہبی کشمکش، مادیت پرستی اور اخلاقی بے راہ روی کا دور تھا۔ ان حالات میں آپ نے علم کی ترویج اور امت کی روحانی تربیت کے ساتھ ایک خاموش انقلاب بپا کر دیا۔ آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے دنیا کی بے ثباتی کو عیاں کیا اور فکر آخرت کو اجاگر کیا۔ تجدید واحیائے دین کے لئے آپ کی کوششوں کی وجہ سے ہی آپ کو محی الدین کے لقب سے یاد کیا گیا۔

ملک شام کے ایک سکالر ڈاکٹر عبدالرزاق الگیلانی اپنی کتاب "الشیخ عبدالقادر الجیلانی، الامام الزاہد القدوۃ" کے صفحہ 102 پر لکھتے ہیں:

"ہم بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: پہلا حصہ 488ھ میں آپ کی بغداد آمد سے 521ھ میں مسند تدریس پر فائز ہونے تک ہے۔

دوسرا حصہ 521ھ سے لے کر 562ھ میں آپ کے وصال تک ہے اور یہ علم کے چراغ جلانے، تعلیم دینے اور وعظ وارشاد کا مرحلہ ہے"۔

**برادرانِ اسلام!** حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے اخلاقی زوال پر بہت دلگیر ہوتے اور مسلمانوں کو جھنجھوڑتے ہوئے بہت خوبصورت اور بلیغ انداز میں دین کے دامن سے وابستہ ہونے کی تلقین فرماتے۔ آپ کا ارشاد ہے:

’’فاجروں، فاسقوں، ریاکاروں، بدعات میں مبتلا گمراہوں اور خوبیوں سے محروم مدعیوں کے باعث اسلام گریہ کناں ہے اور مدد کو پکار رہا ہے۔ کتا اپنے مالک کو اس کی حفاظت، شکار، زراعت اور جانوروں کے معاملے میں نفع دیتا ہے۔ حالانکہ اس کتے کا مالک اسے رات کے وقت ایک لقمہ یا چند چھوٹے چھوٹے لقمے کھلاتا ہے اور اے انسان تو اپنے رب کی نعمتیں پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور ان نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا نہیں کرتا اور ان نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے احکام کو بجا نہیں لاتا اور اس کی حدود کا خیال نہیں رکھتا‘‘۔ (الفتح الربانی، عبدالقادر الجیلانی، صفحہ 31)

برادرانِ اسلام! آپ کے دل میں اسلامی غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ اپنے وابستگان کے دل میں بھی یہی غیرت وحمیت دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ کے یہ جذبات اور احساسات الفتح الربانی میں منقول درج قول سے عیاں ہیں:

’’تیرا برا ہو، تیرے اسلام کی قمیض تار تار ہے، تیرے ایمان کا کپڑا ناپاک ہے، تو برہنہ ہے، تیرا دل جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے، تیرا باطن مکدر ہے، تیرا سینہ اسلام کے لئے کشادہ نہیں۔ تیرا ظاہر آراستہ اور باطن خراب ہے، تیرے صحیفے سیاہ ہو چکے ہیں اور تیری دنیا جو تجھے بہت عزیز ہے تیرے ہاتھوں سے نکلنے والی ہے، قبر اور آخرت تیرے سامنے ہیں۔ اپنے حال کی آگہی رکھ‘‘۔

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی کے وعظ میں کچھ ایسی

تاثیر رکھ دی تھی جس کی مثال بہت کم ملے گی۔ غنیۃ الطالبین کی چودہ اور الفتح الربانی کی باسٹھ مجلسوں کا مطالعہ کرنے سے واضح طور پر اندازہ ہوتا ہے کہ جب بولنے والے کی زبان کے پیچھے احوال بھی موجود ہوں تو ایک ایک بات دلوں میں اترتی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرزاق الگیلانی حضرت غوث صمدانی کے مواعظ کی تاثیر کے بارے میں لکھتے ہیں

''وعظ وارشاد کے منصب پر فائز ہونے والوں کو بہت ہی کم بیان کی وہ قوت عطا ہوئی ہوگی جو حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو مرحمت ہوئی۔ آپ حضرت کے مواعظ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہر ورق اور ہر صفحہ پر گفتار کی تاثیر اور قوت واضح طور پر محسوس کریں گے بلکہ آپ اس بات کو بلا تخصیص کسی مجلس کی چند سطور پر پڑھ کر بھی محسوس کر سکتے ہیں''۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی، عبدالرزاق الگیلانی، ص46)

برادرانِ اسلام! شہباز لامکانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کی اہمیت اور وسیع افادیت کا ذکر کرتے ہوئے ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

''الشیخ عبدالقادر 520ھ کے بعد لوگوں کے سامنے (معلم و مربی کی حیثیت سے) ظاہر ہوئے تو آپ کو لوگوں میں عظیم مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں لوگوں نے اپنے عقائد کو درست کیا اور آپ سے عظیم نفع حاصل کیا۔ آپ کے دم قدم سے (معتزلی اور اسماعیلی مذہب کے مقابلے میں) مذہب اہل سنت کو تقویت ملی''۔

(قلائد الجواہر، علامہ الشیخ محمد بن یحییٰ، صفحہ 33)

آپ کا معمول تھا کہ آپ ہفتے میں تین دن وعظ فرمایا کرتے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہاب گیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میرے والد ہفتے میں تین دن وعظ فرمایا کرتے تھے۔ جمعہ اور منگل کی صبح کو اپنے مدرسہ میں جبکہ اتوار کی صبح کو اپنی خانقاہ میں وعظ فرمایا کرتے تھے''۔

(شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، امام عبدالحی بن احمد الحنبلی، ج6، ص332)

آپ کے مواعظ حسنہ نے جہاں معصیت کا شکار مسلمانوں کو شریعت کی پیروی پر ابھارا وہیں غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد کو بھی متاثر کر کے ایمان کی چاشنی سے آشنا کیا۔ آپ کے ہاتھ پر اہل بغداد کی بڑی تعداد تائب ہوئی اور بغداد کے اکثر یہودی اور عیسائی آپ کے دست حق پرست پر ایمان لائے۔ (الفتح الربانی، ص220)

برادرانِ اسلام! قطب الاقطاب حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ عزیمت کی راہ پر چلنے والوں میں ایک نمایاں شخصیت تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ آپ کے محبین بھی رخصت کے متلاشی نہ بنیں بلکہ عزیمت کی اسی راہ پر چلیں جس پر چلنے والے پچھتائے نہیں بلکہ خوش ہی رہے۔ الفتح الربانی صفحہ 142 میں درج ہے کہ ''پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں مخلوق کو نصیحت کرنے کا جذبہ ڈال دیا اور اسے میری زندگی کا مقصد بنا دیا۔ اے لوگو! رخصت کی تلاش سے گریز کرو اور عزیمت کی راہ کو اپناؤ جس نے رخصت کو اپنا کر عزیمت کو چھوڑ دیا اس کا ایمان خطرے میں

ہے۔عزیمت کی راہ مَردوں کے لئے ہے کیونکہ وہ انتہائی کٹھن اور تلخ ہے اور رخصت عورتوں اور بچوں کے لئے ہے کیونکہ وہ انتہائی آسان ہے"۔

**برادرانِ اسلام!** آپ اپنے مریدین اور شاگردوں کو فقہ وتصوف کی تلقین فرمایا کرتے اور خصوصی طور پر اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے کہ جو تصوف، فقہ کے تابع نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا نہیں۔آپ کا ارشاد گرامی ہے:

"شریعت جس حقیقت کی گواہی نہ دے وہ زندیقیت ہے۔اپنے رب کی بارگاہ کی طرف کتاب وسنت کے دو پروں کے ساتھ پرواز کرو۔اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست مبارک میں دے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دو۔فرض عبادتوں کا ترک زندیقیت اور گناہوں کا ارتکاب معصیت ہے"۔

**برادرانِ اسلام!** حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ہمہ جہت تعلیمات ہر دور میں مسلمانوں کے لئے مشعل راہ رہی ہیں اور یہ تعلیمات آج بھی اہل اسلام کے لئے نشان راہ ہیں اور آنے والے کل میں بھی اپنی اہمیت کو منواتی رہیں گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن